وہی مسجد صحیح معنوں میں مسجد ہے جو اللہ کی نگاہ میں مسجد ہو

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲؍اگست ۱۹۸۰ء احمدیہ مسجد۔ الارو (نائیجیریا)

حضور ایدہ اللہ نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

جماعت احمدیہ الارو نے ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے محنت اور جانفشانی سے یہ مسجد تعمیر کی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی یہ خدمت قبول فرمائے۔

فی الوقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم نے مساجد کے متعلق ہمیں کیا تعلیم دی ہے اور اس بارہ میں وہ ہمیں کیا ہدایات دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے مساجد کے متعلق یہ اعلان فرمایا ہے کہ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ (الجنّ:۱۹) یعنی مساجد کی ملکیت اللہ کی ہے۔ کسی فرد یا جماعت کو اس کی ملکیت کا حق حاصل نہیں۔ پھر اللہ کی نگاہ میں صرف وہی مسجد صحیح معنوں میں مسجد ہے جو اللہ کی نگاہ میں مسجد ہو۔ اگر کوئی شخص شرارت کی نیت سے مسجد بناتا ہے تو وہ مسجد خدا کی نگاہ میں مسجد نہیں ہے اگرچہ اسے مسجد ہی کہا جائے گا۔

اب چونکہ مساجد اللہ تعالیٰ کی مِلک ہیں اس لئے ان کے استعمال کے متعلق ہدایات بھی وہی دے سکتا ہے اور اسی کا یہ حق ہے کہ وہ ہدایات دے۔ چنانچہ اس نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ مسجد کے دروازے ہر اس شخص کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنا چاہے، اگر

کوئی عیسائی خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہتا ہے یا کوئی اور غیر مسلم چاہتا ہے کہ وہ خدائے واحد کی پرستش کرے، تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت یہ ہے کہ اس کو مسجد میں عبادت کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ جیسا کہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موحّد عیسائیوں کے ایک وفد کو اپنی مسجد (مسجد نبویؐ) میں عبادت کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ اور اجازت عطا ہونے پر انہوں نے مسجد نبویؐ میں اپنے طریق کے مطابق خدائے واحد یگانہ کی عبادت کی۔ ہر شخص جانتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے زیادہ کوئی مسجد دنیا میں عزت والی نہیں ہوسکتی۔ اگر موحّد عیسائی مسجد نبویؐ میں عبادت کر سکتے ہیں، تو کسی موحّد کو اس مسجد میں یا کسی اور مسجد میں عبادت کرنے سے کیسے روکا جا سکتا ہے سو اسلام نے مسجد کے متعلق پہلی بات یہ بیان فرمائی ہے کہ کسی موحّد کو اس میں عبادت کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ دوسری بات اسلام نے اس تعلق میں یہ بیان کی ہے کہ کسی ایسے شخص کو اللہ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں جو شرارت اور بُری نیت سے اس میں داخل ہوتا ہے۔

ان دونوں باتوں سے ایک تو یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اسلام امتیازات کو مٹانے والا ہے۔ یہ انسان انسان میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ مسجد میں تمام لوگ مساوی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ کوئی کسی سے بڑا نہیں ہوتا۔ دوسرے مذکورہ بالا دو شرائط سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسجد ایک مقدس جگہ ہے جو دعا اور ذکرِ الٰہی کے لئے مخصوص ہے۔ اور روحانی امور پر غور کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے مسجد میں شور مچانے اور باہم جھگڑنے کی اجازت نہیں۔

مسجد کا ایک اور خوبصورت پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسجد بنی نوع انسان کی رہنمائی کا کام دیتی ہے۔ اس میں لوگ کائنات کی بنیادی حقیقتوں کا علم سیکھتے ہیں اور اسلام کی اصل حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد وہ اس قابل بنتے ہیں کہ دوسروں کو اللہ کی جنت کی طرف لائیں۔ مسجد میں آکر اور یہاں خدائے واحد کی عبادت بجا لا کر اعلیٰ اخلاقی صفات اپنے اندر پیدا کی جاتی ہیں اور ایک مسلمان اس قابل بنتا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنے۔ انسان کو مسجد میں بُرے اعمال اور بُرے خیالات سے نجات ملتی ہے۔ بعض اوقات مسافر اس میں آرام کرتے ہیں مسجد لوگوں کو

ان کی معاشرتی ذمہ داریاں سمجھانے کا ایک ادارہ بھی ہے۔ الغرض مسجد کے بے شمار فائدے ہیں۔ جن میں سے میں نے اس وقت صرف چند ایک کا ذکر کیا ہے۔ تمہیں یہ امر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اسے کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ تم یہاں (یعنی مسجد میں) زبان سے اور دل سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے، اس کا ذکر کرنے اور اس سے دعائیں کرنے آئے ہو۔ مسجد میں شور بالکل نہیں ہونا چاہیے تمہارا فرض ہے تم اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے بن کر عبادت، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مسجد کے اندر اپنا وقت گزارو۔ میں دعا کرتا ہوں کہ تم نے جو یہ مسجد بنائی ہے یہ ہمیشہ آباد رہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو اور تمہاری آئندہ نسلوں کو اسے آباد رکھنے، اس کے آداب کو ملحوظ رکھنے اور اس کے علمی، دینی، روحانی اور معاشرتی فوائد سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد میں تمہیں تمہاری ایک اور ذمہ داری یاد دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے بچوں کی تربیت کے ذمہ دار ہو تمہیں اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہر احمدی بچہ اور بچی حصول علم کے لئے سکول ضرور جائے۔ کوئی ایک بچہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیے جو سکول نہ جا رہا ہو۔ اور دل لگا کر تعلیم نہ حاصل کر رہا ہو۔ یہ اس لئے ضروری ہے اور تم اس سے بخوبی واقف ہو کہ جماعت احمدیہ جاہلوں کی جماعت نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عالموں اور فاضلوں کی جماعت ہے۔ اور نسلاً بعد نسلٍ اس کی اس حیثیت کا برقرار رہنا ضروری ہے۔

ہمیں خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس کی ذات اور صفات کا علم حاصل کریں۔ ذات و صفاتِ باری کے علم کو عربی زبان میں عرفانِ الٰہی یا معرفت الٰہی کہتے ہیں۔ یعنی اس بات کا حتی المقدور علم حاصل کرنا کہ قرآن کریم ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے بارہ میں کیا تعلیم دیتا ہے۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ اس کائنات اور اس کی ہر شئے کا خالق ہے، وہ مالک ہے، علیم ہے، خبیر ہے، عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ہے، وہ اپنی پیدا کردہ مخلوق کو، ہر ایک ذرہ کو اور اس میں ودیعت کردہ خواص کو پوری تفصیل اور جامعیت کے ساتھ جانتا ہے اس کا علم ہر ایک شے پر محیط ہے۔ کوئی چیز اس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں۔ اسی طرح تمام مادی علوم بھی اسی کی ذات اور صفات کو آشکار کرنے والے ہیں کیونکہ یہ سب علوم جنہیں عرفِ عام میں مادی یا دنیوی علوم کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کے

مختلف جلوؤں کو ظاہر کرتے ہیں جتنا تم اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوؤں کا علم حاصل کرو گے اتنا ہی زیادہ مادی علوم کا صحیح ادراک تمہیں حاصل ہوگا اور جتنی مادی علوم کی تحصیل تم کرو گے اتنا ہی زیادہ صفاتِ الٰہیّہ کے جلوؤں سے تمہیں آگاہی حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی صفات اور کائنات میں ظاہر ہونے والے ان صفات کے جلوؤں کا علم حاصل کرو تا کہ معرفت تمہاری ترقی پذیر ہو اور تم اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد بنو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ تم دینی علوم بھی حاصل کرو اور ہر مادی علم بھی سیکھو۔

حضرت مہدی علیہ السلام اس لئے بھیجے گئے تھے کہ تمام مذاہب عاجز آ کر اسلام کے آگے ہتھیار ڈال دیں۔ اور اسلام تمام بنی نوع انسان کے دل جیت کر روئے زمین پر غالب آئے۔ ہم اس عظیم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ ہم دشمنانِ اسلام کو علمی میدان میں شکست نہ دیں۔ پس علمی میدان میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ علم اور معرفت میں ایسا کمال حاصل کرو کہ کوئی اس میدان میں تمہارا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ خدائی منصوبہ کی رو سے تم نوعِ انسانی کے مستقبل کے استاد ہو۔ اپنی اس حیثیت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو اور جس حد تک خدا چاہتا ہے بنو کہ ہم علم حاصل کریں تم اس حد تک علم حاصل کر کے اس کے منشا کو پورا کرنے والے بنو۔ بوڑھے اور عمر رسیدہ لوگ بھی علم حاصل کر سکتے ہیں اور انہیں حتی المقدور ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ میں جانتا ہوں کہ جہاں تک علم حاصل کرنے کا تعلق ہے بڑی عمر کے لوگوں کے راستہ میں بعض رکاوٹیں ہیں لیکن اگر تمہارے بچے اعلیٰ ترین تعلیم حاصل نہیں کرتے تو اس کا کوئی عذر تمہارے پاس نہیں ہے۔ پس اپنے بچوں کو سکول بھیجو اور اس امر کی پوری نگرانی کرو کہ وہ دلی لگن اور شوق کے ساتھ تعلیم کو جاری رکھیں اور حسبِ استعداد اعلیٰ ترین تعلیم حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فرگزاشت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا کرے اور تمہارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(دورہ مغرب صفحہ ۳۹۳ تا ۳۹۷)